خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

20- دسمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد45-80 نمبر287 | بدھ 27 رجب-1416ھ، 20 فتح 1374ھش، 20-دسمبر 1995ء

التواء جلسہ سالانہ ربوہ - 1995ء

امسال 26-27-28 دسمبر 1995ء کو جلسہ سالانہ کے ربوہ میں انعقاد کی اجازت کے لئے حکومت کو درخواست دی گئی تھی لیکن حکومت کی طرف سے جلسہ کے انعقاد کی منظوری کی تاحال اطلاع نہیں ملی۔

اس لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی اجازت سے جلسہ سالانہ ربوہ 1995ء کا انعقاد ملتوی کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

عام لوگوں کا علم یہیں تک محدود ہے کہ عام اسباب مادیہ کے ماتحت تحریکات ہوتی ہیں۔ لیکن اسی حد تک ختم کر دینا یہ سخت غلطی ہے۔ قضا و قدر کے اسباب بعض اوقات وراء الوراء ہوتے ہیں اور ان کا تعلق محض (ہو جا اور ہو گیا) سے ہی ہوتا ہے جسے دوسرے لوگ سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اگر یہ اسباب اسی حد تک ہوتے جہاں تک یہ لوگ سمجھے بیٹھے ہیں تو پھر تو گویا خدائی ہی کو اپنے قبضہ میں لے آئے۔ پہلی امتوں پر جو جو عذاب آئے ہیں۔ اگر ان کے حکماء کو ان کے اسباب کی خبر ہوتی تو وہ ان کو بچا کیوں نہ لیتے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ اسباب وراء الوراء رہتے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 310)

دعوت الی اللہ کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں نے پچھلے جمعہ اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی کہ دعوت الی اللہ کی طرف ہماری جماعت خصوصیت سے توجہ کرے کیونکہ (دین حق) نے انسان کی پیدائش کی جو اغراض رکھی ہیں۔ ان میں سے ایک غرض دعوت الی اللہ بھی ہے۔

مجھے حیرت ہوتی ہے اور تعجب آتا ہے۔ جب کہ میں بہت سے لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ کسی غریب یا مسکین کو گذرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اس پر انہیں رحم آتا ہے کسی زخمی کو دیکھتے ہیں تو اس پر رحم کھاتے ہیں۔ ایسا شخص اگر دکھائی دے جس کے جسم میں کیڑے پڑے ہوں۔ تو اس کی حالت پر ان کی طبیعت رحم کھائے گی۔ کوئی لولا لنگڑا اور اپاہج دیکھ لیں۔ تو انہیں رحم آئے گا۔ غرض لوگوں کی جسمانی و مالی تکالیف کو دیکھ کر آپس میں ایک دوسرے پر رحم کھاتے ہیں اور ان کے قلوب میں ایک جوش ہمدردی کا پیدا ہوتا ہے۔ لیکن روحانی امر میں ایک دوسرے کے متعلق رحم نہیں پیدا ہوتا۔ انسان دو ہی چیزوں سے بنا ہے۔ ایک جسم سے اور دوسرے روح سے جس طرح جسم کے لئے مال کی کمی فقر و فاقہ کی نوبت پیدا کر دیتی ہے۔ جس طرح جسم کے لئے لباس ضروری ہے اور اگر لباس نہ ہو تو انسان ننگا ہو جاتا ہے۔ جس طرح جسم کے ساتھ بیماریاں لگی ہوئی ہیں۔ جن سے اس کی حالت دردناک ہو جاتی ہے۔ اور دیکھنے والے کو اس کے لئے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ جس طرح جسم کے بعض اعضا ضائع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح انسان کی روح پر ساری کیفیات آتی ہیں۔ جس طرح مال جسم انسانی کو نشوونما دینے اور تکالیف سے بچانے کا ذریعہ ہے اسی طرح علم روحانی بھی روح کی نشوونما کا ذریعہ ہے جس طرح انسان کا جسم ضائع ہو جاتا ہے۔ بعض بیماریوں کی وجہ سے آنکھ، کان، ناک ضائع ہو جاتے ہیں اسی طرح لوگوں کے یہی حصے روحانی طور پر ضائع ہو جاتے ہیں۔ جس طرح جسم انسانی میں بعض بیماریوں کی وجہ سے کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح روحانی اعضاء میں بھی کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ کیڑے پڑنے سے کیا مطلب ہے یہی کہ اس حصۂ جسم میں غذا حاصل کرنے کی طاقت نہیں رہتی۔ اور چونکہ قانون قدرت یہ ہے کہ جو چیز بڑھتی نہیں ہے وہ گھٹتی ہے۔ اس لئے وہ حصہ گل کر علیحدہ ہو جاتا ہے۔ جب انسان کے جسم کا کوئی حصہ غذا حاصل نہیں کرتا۔ اور طاقت و قوت کی لہر جو جسم میں جاری ہوتی ہے۔ وہ اسے نہیں پہنچتی۔ تو کیڑے پڑ جاتے ہیں اور جیسے انسانی جسم کا کوئی حصہ جب انسانی حفاظت سے باہر رہتا ہے۔ تو کیڑے اس کو کھاتے ہیں۔ اسی طرح روحانی حالت ہے کہ جب کسی روح کا تعلق مبدا مرکز سے نہیں رہتا تو کیڑے اسے گندہ کر دیتے ہیں اور اپنی غذا بنا لیتے ہیں۔ اگر روح ظاہر میں نظر آتی اور اس کی بیماریاں بھی مجسم صورت میں نظر آتیں نہ کہ عقل سے معلوم ہوتیں تو جیسے تم کوڑھیوں کے پاس سے گذرتے ہوئے ان سے ہمدردی کرتے اور گھن محسوس کرتے ہو۔ اسی طرح روحانی

باقی صفحہ 7 پر

خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم راجہ غالب احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ شریف بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت راجہ علی محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سابق ناظر اعلیٰ و ناظر مال مورخہ 16- دسمبر کی رات 30-12 بجے لاہور میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں ان کی عمر 88 سال تھی۔ آپ حضرت ملک برکت علی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی بیٹی اور حضرت ملک عبدالرحمان صاحب خادم (خالد احمدیت) کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

17- دسمبر کو 3 بجے محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے جنازہ پڑھایا جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ 18- دسمبر کو بعد ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور اڑھائی بجے بعد دوپہر بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب وڑائچ مورخہ 95-12-18 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا جنازہ آج 10 دس بجے صبح احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ہوگا۔ ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

اگر آپ کو کلام الٰہی زبانی یاد ہے تو ماہ جنوری ۱۹۹۶ء کے آخری عشرہ سے شروع کر کے ایک ماہ تک کے لئے اپنی خدمات مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کیجئے۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

20- فتح 1374 ھش — 20 - دسمبر 1995ء

خدا تعالیٰ کی گورنمنٹ

دنیا کے اکثر ممالک ' یا شائد کہا جا سکتا ہے کہ سب ممالک ' بیروزگاری کا رونا روتے ہیں۔ لوگ محنت کر کے اپنے آپ کو کسی قابل بناتے ہیں خاص طور پر تعلیم کے شعبے میں اور پھر انہیں نوکری نہ ملنے کی وجہ سے مایوسی ہوتی ہے۔ حکومتیں بار بار کہتی تو ہیں کہ مزید نوکریوں کے مواقع مہیا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ سب لوگ جو تعلیمی سرٹیفکیٹ اپنے ہاتھ میں لئے پھرتے ہیں انہیں نوکری مل جائے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ شائد تیسری دنیا کے ممالک میں بیروزگاری سے لوگ تنگ آئے ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں بھی لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد روزگار نہ ملنے کی شکایت کرتی ہے اور اس وجہ سے بعض اوقات بڑے بھیانک نتائج نکلتے ہیں۔ اچھے سے اچھے ملک میں بھی حکومت ایسا نہیں کر سکتی کہ ہر اس شخص کو جو تعلیمی اہلیت حاصل کر لیتا ہے کوئی نوکری دے۔ اس سے مایوسی اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ محنت بھی کی۔ وقت بھی لگایا۔ اور کام نہیں بنا۔ اس کے بالمقابل ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے لئے محنت کرتا ہے اسے اس کی محنت کا معاوضہ مل جاتا ہے اور یوں سمجھئے کہ خدا تعالیٰ کی حکومت میں کوئی شخص بھی بے روزگار نہیں رہتا۔ جتنی محنت کرتا ہے اس کے مطابق کوئی نہ کوئی جگہ پا لیتا ہے۔ اس بات کو مزید واضح کرنے کے لئے ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"دنیا کی گورنمنٹ کبھی اس امر کا ٹھیکہ نہیں لے سکتی کہ ہر ایک بی۔ اے۔ پاس کرنے والے کو ضرور نوکری دے گی مگر خدا تعالیٰ کی گورنمنٹ ' کامل گورنمنٹ اور لاانتہا خزائن کی مالک ہے۔ اس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ کوئی عمل کرنے والا ہو وہ سب کو فائز المرام کرتا ہے۔ اور نیکیوں اور حسنات کے مقابلہ میں بعض ضعفوں اور سقموں کی پردہ پوشی بھی فرماتا ہے۔ وہ تواب بھی ہے۔ ستی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہزارہا عیب اپنے بندوں کے معلوم ہوتے ہیں مگر ظاہر نہیں کرتا"

گویا کہ ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی منشاء کے مطابق زندگی گزارتا ہے وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ فائز المرام ہوتا ہے۔ اسے کبھی مایوسی نہیں ہوتی۔ اسے کبھی یہ خیال پیدا نہیں ہوتا کہ میں نے کام تو کیا ہے۔ اجرت نہیں ملی۔ محنت تو کی ہے لیکن اس کا فائدہ نہیں حاصل ہو سکا۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے پاس تو لاانتہا خزائن ہیں۔ دنیوی حکومت کے بجٹ محدود ہوتے ہیں۔ اور وہ ان سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ جبکہ ایک طرف وہ کوشش تو یہ کرتی ہے کہ لوگ لکھ پڑھ جائیں۔ بڑے بڑے پروگرام بناتی ہے لیکن جب لوگ لکھ پڑھ جاتے ہیں تو ان کو پذیرائی نہیں ملتی جو ملنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا نہیں ہے۔ وہاں ہر عمل کی جزا ملتی ہے۔ ہر محنت کا بدلہ ملتا ہے اور ایک رنگ میں کہا جا سکتا ہے کہ وہاں کوئی بے روزگار نہیں ہے۔

یہ آگ اور خون کی ہولی ہے اس ہولی سے باز آؤ تم
انسان ہو انسانوں پر تو یوں گولی مت برساؤ تم
تم اپنی ماؤں بہنوں کی ناموس کا کچھ تو پاس کرو
ہر بھولی بھالی بی بی کے سر پر چادر پھیلاؤ تم

ابوالاقبال

○

خیالِ وصل بہ ہنگامِ ہجرِ یار نہ پُوچھ
نہ پُوچھ سلسلۂ کیفِ انتظار نہ پُوچھ

اِک آہِ سرد میں سب دل کی داستاں کہہ دی
بیانِ اہلِ محبّت کا اختصار نہ پُوچھ

مآلِ لالہ و گُل کو بدل نہیں سکتا
مَیں کیوں بہار میں رہتا ہوں سوگوار نہ پُوچھ

کہاں تمیز کی فرصت کہ ہم ہیں دید میں محو
تُو ہم سے مسئلۂ جبر و اختیار نہ پُوچھ

لب اپنے سی لئے ہم نے کہ تیری بات رہے
جو تیری بزم پہ گزری مرے نگار نہ پُوچھ

شبِ وصال و شبِ ہجر میں نہ تھا کچھ فرق
تمام رات رہا ہے جو اضطرار نہ پُوچھ

اگر سمجھنا ہے منصور کو رسن سے تُو جھول
تماشہ دیکھنے والوں سے حالِ زار نہ پُوچھ

تبسّم آج جو گزری ہے اس کے کوچے میں
تُو اس کا حال مرے دل سے بار بار نہ پُوچھ

ڈاکٹر عبدالرشید تبسم

ہر ایک برکت آسمان سے اترتی ہے

تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا۔ مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے اترتی ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح کے

دو پہلو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

خدا تعالیٰ نے نبی ﷺ کے سوانح کو دو حصوں میں منقسم کر دیا۔ ایک حصہ دکھوں اور مصیبتوں اور تکلیفوں کا اور دوسرا حصہ فتح یابی کا تا مصیبتوں کے وقت میں وہ خلق ظاہر ہوں جو مصیبتوں کے وقت ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ اور فتح اور اقتدار کے وقت میں وہ خلق ثابت ہوں جو بغیر اقتدار کے ثابت نہیں ہوتے۔ سو ایسا ہی آنحضرت ﷺ کے دونوں قسم کے اخلاق دونوں زمانوں اور دونوں حالتوں کے وارد ہونے سے کمال وضاحت سے ثابت ہو گئے۔ چنانچہ وہ مصیبتوں کا زمانہ جو نبی ﷺ پر تیرہ برس تک مکہ معظمہ میں شامل حال رہا۔ اس زمانہ کی سوانح پڑھنے سے نہایت واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے وہ اخلاق جو مصیبتوں کے وقت کامل راستباز کو دکھلانے چاہئیں یعنی خدا پر توکل رکھنا اور جزع فزع سے کنارہ کرنا اور اپنے کام میں ست نہ ہونا اور کسی کے رعب سے نہ ڈرنا ایسے طور پر دکھلا دیئے جو کفار ایسی استقامت دیکھ کر ایمان لائے اور شہادت دی کہ جب تک کسی کا پورا بھروسہ خدا پر نہ ہو تو اس استقامت اور اس طور سے دکھوں کی برداشت نہیں کر سکتا۔

اور پھر جب دوسرا زمانہ آیا یعنی فتح اور اقتدار اور ثروت کا زمانہ تو اس زمانہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے اعلیٰ اخلاق عفو اور سخاوت اور شجاعت کے ایسے کمال کے ساتھ صادر ہوئے جو ایک گروہ کثیر کفار کا انہی اخلاق کو دیکھ کر ایمان لایا۔ دکھ دینے والوں کو بخشا اور شہر سے نکالنے والوں کو امن دیا۔ انکے محتاجوں کو مال سے مالا مال کر دیا اور قابو پا کر اپنے بڑے بڑے دشمنوں کو بخش دیا۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے آپؐ کے اخلاق دیکھ کر گواہی دی کہ جب تک خدا کی طرف سے اور حقیقتاً راستباز نہ ہو۔ یہ اخلاق ہرگز دکھلا نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے دشمنوں کے پرانے کینے یکلخت دور ہو گئے۔ آپ کا بڑا بھاری خلق جس کو آپ نے ثابت کر کے دکھلایا وہ خلق تھا جو کلام الٰہی میں ذکر کر کے فرمایا گیا اور وہ یہ ہے یعنی ان کو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا جینا خدا کی راہ میں ہے یعنی اس کا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور نیز اس کے بندوں کے آرام دینے کے لئے ہے تا میرے مرنے سے ان کو زندگی حاصل ہو۔

مولانا غلام باری سیف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

اندازِ سخاوت

سخاوت ایک اعلیٰ درجہ کا وصف ہے جو انسانیت کی زینت ہے اس کے بالمقابل بخل ہے جو سخاوت کی ضد ہے۔ آنحضرت ﷺ کے مشہور صحابی حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

"سخی شخص اللہ کے قریب ہے' جنت کے قریب ہے' لوگوں کے قریب ہے اور آگ سے دور ہے لیکن بخیل اللہ سے دور' جنت سے دور' لوگوں سے دور لیکن جہنم کے قریب ہے اور فرمایا جاہل سخی اللہ کو عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے"

حضرت عائشہؓ کی بہن اسماءؓ نے جو حضورؐ کی نسبتی بہن تھیں پوچھا۔

یا رسولؐ اللہ میرے پاس تو وہی ہوتا ہے جو میرے خاوند زبیرؓ کما کر لاتے ہیں کیا میں اس سے اللہ کی راہ میں خرچ کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں خرچ کرو اور دیکھو تم گرہ نہ دو ورنہ اللہ بھی تمہارے لئے گرہ دے گا۔

ابو امامہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

"اے ابن آدم جو زائد ہے خرچ کر دے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تو اسے روک رکھے گا تو یہ تیرے لئے برا ہے۔ ہاں اتنا رکھ جتنا تیرے گزارہ کے لئے ضروری ہو اور تیری فیاضی کی ابتداء تیرے اہل خانہ سے ہونی چاہئے اور یاد رکھنا دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

مشہور یہودی عالم حضرت عبداللہ بن سلام جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے وہ کہتے ہیں حضورؐ نے مدینہ میں تشریف آوری کے بعد سب سے پہلا کام جو کیا وہ یہ تھا کہ لوگو! سلام کثرت سے کرو اور لوگوں کو کھانا کھلاؤ۔

خود حضور کی فیاضی کی کیفیت کیا تھی۔ حضورؐ کے خادم حضرت انسؓ جو حضورؐ کے گھر میں ہی پروان چڑھے بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت رمضان میں تیز آندھی سے بھی زیادہ پرجوش ہو جاتی یہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ گھر میں کچھ ذخیرہ نہ رکھتے جو آتا اسے تقسیم فرما دیتے۔ حضرت عمر فاروقؓ روایت فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ ایک آدمی آیا اس نے حضورؐ سے کچھ عطا چاہی حضورؐ نے اسے کچھ دیا اور فرمایا باقی میرے ذمہ تمہارا قرض ہے جب بھی اللہ کی طرف سے کچھ آیا میں تمہیں مزید دوں گا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کی۔ اے رسولِ خدا آپؐ نے جو موجود تھا اسے دیا۔ اللہ نے آپؐ کی طاقت سے بڑھ کر تو آپؐ کو مکلف نہیں کیا۔ حضور کو یہ بات ناگوار خاطر ہوئی۔ جب صحابہؓ نے یہ دیکھا تو ایک انصاری صحابیؓ نے کہا۔ اے رسول خدا کیجئے خرچ۔ خدائے ذوالعرش کے خزانے کھلے ہیں آپؐ تنگی کا خوف نہ کریں۔ انصاری سے یہ سنا تو حضورؐ کا چہرہ مبارک کھل گیا اور فرمایا ہاں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔"

وہ جس کے خزانے نہ ختم ہونے والے ہیں اس کے محبوب بندوں کے ہاتھ بھی ساون بھادوں کے بادل کی مانند برستے ہیں۔ نہ ان کا دل تنگ ہوتا ہے اور نہ وہ اپنا ہاتھ سکڑتے ہیں۔

آپؐ کی محبوب بیوی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ حضورؐ کو اگر کوئی تحفہ دیتا تو آپؐ اس کا بدلہ ضرور دیتے۔ کیوں نہ دیتے آپؐ خدائے رحمان و رحیم کے مظہر تھے جو محنت کا بدلہ بھی دیتا ہے۔ اور بغیر مانگے بھی دیتا ہے۔

موسیٰ اپنے باپ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ سے جو شخص مانگتا اسے دیتے ایک بار ایک آدمی آیا اس نے آپؐ سے سوال کیا آپؐ نے اسے بھیڑ بکریوں کا اتنا بڑا ریوڑ دیا کہ جس سے پہاڑ کی وادی بھر جائے۔ وہ واپس اپنی قوم میں گیا تو کہنے لگا لوگو! مسلمان ہو جاؤ خدا کی قسم محمد ﷺ تو اس طرح دیتا ہے کہ اسے کسی تنگی یا محتاجی کا ڈر نہیں۔ اسی حدیث میں ہے کہ جنگ حنین کے دن آپؐ نے صفوان کو سو اونٹ دیئے پھر سو اونٹ اور دیئے پھر مزید سو دیئے یعنی تین سو اونٹ دیئے۔ اندازہ کیجئے تین سو اونٹ کی قیمت کیا ہو گی۔ صفوان کہتے ہیں۔ محمد ﷺ سے مجھے سب سے زیادہ نفرت تھی لیکن اس کے عطایا نے میرے بغض کو محبت سے بدل دیا۔

آپؐ کی اسی سیر چشمی اور سخاوت کا یہ نتیجہ تھا کہ آپؐ کے قدموں میں ڈھیروں ڈھیر مال آیا۔ لیکن آپؐ نے اسے جمع نہیں کیا۔ حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ جویریہ کے بھائی عمرو بن الحارث بیان کرتے ہیں کہ وفات کے وقت حضورؐ کا ترکہ صرف آپؐ کے ہتھیار اور سواری کی خچر تھی یا زمین جو کہ ٹرسٹ کی شکل میں تھی۔

کلام الٰہی نے صراحت کی ہے کہ خدا کی عطایا اور نعمتوں کو چھپانا بھی بخل ہے سب سے بڑی دولت اور نعمت جو محمد ﷺ کو عطا ہوئی تھی۔ وہ افضال اور پیغام وہدایت تھی جو خدا کی طرف سے آپؐ کو عطا ہوئی تھی۔ کیا حضور ﷺ نے اس کی تقسیم میں کوئی بخل کیا؟ کیا آپؐ نے اس پیغام کو پہنچانے کے لئے اپنا آرام اپنی عزت اور اپنی جان تک راہ حق میں دینے سے بخل کیا؟ اللہ تعالیٰ نے عرش سے آپ کو یہ سند دی کہ محمد مصطفیٰ ﷺ شاید آپؐ تو اپنی جان اس غم میں گھلا دیں گے کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر جو آپؐ کی زندگی کا آخری حج تھا لاکھوں صحابہؓ سے آپؐ نے فرمایا اے میرے صحابہؓ تم قیامت کے دن میرے بارے میں پوچھے جاؤ گے۔ بتاؤ کیا شہادت دو گے صحابہؓ نے عرض کیا۔ حضورؐ آپؐ نے خدا کا پیغام ہم تک خوب پہنچایا اور اس کی تبلیغ کا حق ادا کر دیا اور ہماری خیر خواہی بہت عمدہ کی۔ پھر آپؐ نے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور پھر لوگوں کی طرف اسے کیا اور تین بار کہا اے آسمانی آقا یہ گواہی مشاہدہ کر لے۔

الغرض خدا کے محبوب محمد ﷺ نے خدا کی کسی نعمت کو بندوں سے چھپایا نہیں جو کچھ خدا نے آپؐ کو دیا آپؐ نے راہ خداوندی میں خدا کی مخلوق میں اسے تقسیم کر دیا۔ وہ خدا کی رحمت لے کر دنیا میں آئے تھے۔ اور یہ رحمت وہ تریسٹھ سال تک ایک امین کی طرح ہر طرف بکھیرتے رہے وہ بے داغ اس دنیا میں آئے تھے اور جب ان کا وقت رخصت آیا ان کا دامن بے عیب اور بے داغ تھا۔ اسے جو کچھ خدا نے دیا وہ دنیوی نعمت تھی یا اُخروی نعمت۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے وہ بندوں میں لٹائی اور جب وہ دنیا سے رخصت ہو گئے تو ان کے خلفاء نے بھی ان کی اسی سنت پر عمل کیا۔

جابرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں ایک موقع پر حضورؐ نے مجھے فرمایا۔ جب بحرین سے مال آئے تو میرے پاس آنا میں تجھے اتنا دوں گا۔ اتفاق یہ ہوا کہ مال کی آمد سے پہلے ہی حضورؐ اپنے آسمانی آقا کے پاس جا سدھارے۔ حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو بحرین سے مال آیا آپؓ نے فرمایا لوگو! حضورؐ نے اگر کسی سے وعدہ کیا تھا یا کسی کا قرض دینا تھا تو وہ میرے پاس آ کر لے لے میں گیا تو ابوبکرؓ نے مجھے اس مال میں سے اتنا دے دیا جس کا وعدہ تھا۔ جب میں واپس ہونے لگا تو فرمایا اتنا اور لے لو۔

کیا دنیوی سخی ایسی سخاوت کر سکتے ہیں کوئی بہت کچھ دے گا تو دنیوی مال و منال آپ کو دے گا اور آج کی خود غرض دنیا میں تو باحیاء سخی چراغ لے کر ڈھونڈے سے نہیں ملتا۔ مگر مسلمانوں کا آقا خدا کا محبوب تو اس ذات احدیت کا خلیفہ تھا جس کے خزانے ختم نہ ہونے والے ہیں اس نے لوگوں کے گھر بھر دیئے۔ جو آپؐ کے قدموں میں آیا وہ سعادت دارین سے جھولیاں بھر کر لے گیا اور ہدایات اور آسمانی نعماء کا آپؐ نے وہ لازوال خزانہ چھوڑا کہ رہتی دنیا تک اس کے ابر سخاوت سے سیراب ہوتی رہے گی۔

باہمی عداوت کا سبب کیا ہے۔ بخل ہے۔ رعونت ہے۔ خود پسندی ہے۔ اور جذبات ہیں۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالوں کی تقسیم کی معقولیّت

میجر ڈاکٹر شاہنواز خان پہلے احمدیہ میڈیکل مشنری تھے۔ جنہوں نے مغربی افریقہ میں سیرالیون میں طبی خدمات انجام دیں۔ آپ نے ٹروتھ نائیجیریا کی جماعت کے ہفتہ وار اخبار کے لئے ایک مضمون بالوں کے سٹائل کی معقولیت پر تحریر فرمایا وہ 24- نومبر1961ء کے پرچے میں شائع ہوا۔ اس میں آپ نے لکھا کہ چونکہ عام طور پر افریقی لوگ زندگی کے رہن سہن کے لئے یورپ کی طرف دیکھتے ہیں میں نے محسوس کیا کہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بالوں کے سٹائل کی معقولیت کے متعلق ایک مختصر مضمون تحریر کروں تاکہ آپ کے قاری اس بات کو منطقی طور پر سمجھ سکیں کہ بال کس طرح انسانی جسم پر پھیلے ہوئے ہیں اور ان کا کیا سٹائل ہے۔ یہ بات میں جسمانی اور قدرتی نقطہ نظر سے پیش کروں گا۔ اور اس سلسلے میں میں جذبات اور خوبصورتی کے تصوارت اور تمدن کی کوئی بات نہیں کروں گا۔

اگر عمومی طور پر آپ دیکھیں تو آپ فوری طور پر یہ مشاہدہ کریں گے کہ انسانی جسم پر بال نہایت بے ترتیبی سے اگتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کی کوئی معقول بنیاد نہیں ہے یا ان کے پیچھے کوئی تدبیر نہیں ہے۔ بالوں کا سب سے پہلا کام تو جسم کو بیرونی جراحت سے گرمی سے اور سردی سے بچانا ہے۔ اور یہ بات قدرت نے نہایت شاندار طریق پر کی ہے۔ انسانی جسم کے کلیدی نکات پر بہت زیادہ بال اگائے ہیں۔ یہ وہ جگہیں ہیں جہاں خون کی بہت اہم رگیں موجود ہیں اور وہ جلد کے قریب سے گذرتی ہیں۔ جو لوگ کپڑے نہیں پہنتے انہیں ان بالوں کو اسی طرح محفوظ رہنے دینا چاہئے۔ کیونکہ اس کے بغیر وہ اپنے جسم کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ لیکن اس کے بالمقابل ایک متمدن انسانی معاشرے میں جہاں جسم کو لباس سے ڈھانپا جاتا ہے وہاں بعض ایسی جگہیں ہیں جہاں بالوں کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ مثلاً بغلیں ہیں یا زیر ناف لیکن سر اور چہرہ کے بال منڈوائے (Shave) نہ جائیں۔ کیونکہ وہ حصے عام طور پر ننگے رہتے ہیں۔ یہ بات نہایت غیر فطرتی ہوگی کہ یہاں کے بالوں کو بالکل اڑا دیا جائے۔ کیونکہ قدرت نے ان کو حفاظتی طور پر یہاں رکھا ہوا ہے۔ یہ وہ جگہیں ہیں جو ایک متمدن معاشرے میں کپڑے سے نہیں ڈھانپی جاتیں۔

پس انسان کے لئے دو راستے کھلے ہیں۔ یعنی اس کے بالوں کے سٹائل کے متعلق۔ ایک تو یہ کہ وہ قدرتی طور پر ان کو ویسے ہی رہنے دے اور بلیڈ کا بائیکاٹ کردے۔ اور قینچی بھی استعمال نہ کرے اور بالکل غیر مہذب لوگوں کی طرح زندگی گزارے۔ دوسرے یہ کہ بلیڈ کو بے تحاشا استعمال کرے اور سر بھی اور چہرہ بھی اور بھنوین ساری کی ساری منڈوا دے۔ جیسا کہ بعض ہندو فرقوں میں اس حالت میں کیا جاتا ہے جب کسی کی وفات پر تعزیت کرنا ہو۔ لیکن یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ یہ دونوں باتیں غیر قدرتی ہیں اور حفظان صحت کے بھی خلاف ہیں۔ دین حق نے درمیانی راستہ اختیار کیا ہے اور اپنے پیروکاروں کو یہ حکم دیا ہے کہ زائد بال مثلاً بغلوں کے بال اور زیر ناف کے بال کٹوائے جائیں اور جو ضروری بال ہیں یعنی سر اور چہرے کے انہیں بڑھایا جائے۔

یہ سوال پوچھا جاسکتا ہے کہ اگر قدرت نے بال مہیا کئے ہیں اور وہ اس لئے کئے ہیں کہ ہمارے جسم کی حفاظت ہو تو عورتوں کے جسم پر بال کیوں کم ہوتے ہیں اور ان کے داڑھی کیوں نہیں آتی اور چہرے پر بال کیوں نہیں ہوتے۔ یہ ایک اہم سوال ہے جسے یونہی چھوڑ نہیں دینا چاہئے قدرت نے عورتوں کو چربی نسبتاً زیادہ دی ہے اور یہ بالوں کے بدلے میں ہے۔ یہ بھی اسی طرح جسم کی حفاظت کرتی ہے اور نہ صرف حفاظت کرتی ہے بلکہ ان کے جسم کی بہتر تشکیل کرتی ہے۔ یہ ان کے لئے مزید طاقت کا بھی باعث ہے۔ خاص طور پر مادرانہ امور میں۔ یہ بات تو سب لوگ جانتے ہیں کہ داڑھی ایک دن میں کئی دفعہ دھوئی جاسکتی ہے اور کہ اسے صاف ہوا ملتی ہے۔ روشنی ملتی ہے۔ اور بڑی مفید الٹرا وائلٹ شعائیں بھی ملتی ہیں۔ جو حصے ڈھانپے ہوئے ہوتے ہیں (کپڑوں سے) مثلاً بغلیں وغیرہ انہیں آسانی سے بار بار دھویا نہیں جاسکتا۔ اور وہاں پسینہ بھی زیادہ آتا ہے اور وہ پسینہ تیل کی صورت میں محسوس ہوتا ہے جو انسانی غدودوں سے نکلتا ہے اسی لئے یہ وہ جگہیں ہیں جہاں پر انفکشن ہوسکتی ہے۔ سکیبیز کی رنگ ورم کی اور بیمار جوئیں بھی پل سکتی ہیں)

داڑھی کے فوائد یہ بات ظاہر و باہر ہے اور تجربہ سے ثابت ہو چکی ہے خاص طور پر ملاحوں اور سیاحوں کے تجربہ سے جو لوگ ٹھنڈے، شمالی ملکوں کی طرف جاتے ہیں کہ لمبی داڑھی گلے کو شدید سردی سے محفوظ رکھتی ہے۔ اسی طرح ہواؤں سے بھی جو سمندر میں چلتی ہیں۔ اس کے علاوہ داڑھی کی ایک جنسی اپیل بھی ہے اور اقتصادی لحاظ سے اور خوبصورتی کے لحاظ سے یہ زیادہ قدرتی بات ہے کہ انسان مرد داڑھی رکھے۔

سر کے چھوٹے اور بڑے بال سر کے لئے گرم علاقوں میں زیادہ بال ہونا مفید ہوتا ہے کہ دماغ کی حفاظت کرتا ہے اور انفرا ریڈ شعاعوں سے بچاتا ہے پھر بیرونی جراحت سے بھی لیکن لمبے بال عورتوں اور مردوں دونوں کے ہونے چاہئیں۔ دیکھا گیا ہے کہ جہاں تک گنجے پن کا سوال ہے۔ عورتوں میں اور مردوں میں جو لمبے بال رکھتے ہیں (سکھ وغیرہ) اس کی وجہ یہ ہے کہ لمبے بال اپنی جڑوں پر ایک مسلسل کھچاؤ رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا زائد بوجھ سر پر پڑتا ہے اور اس سے خون کی گردش بڑھتی ہے اور ان کی خوراک بنتی ہے۔ کنگھی کرنے کے علاوہ جو قدرتی طور پر ایک مشکل اور لمبا کام ہے وہ بھی ان کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ ایسا کرنے سے ان کی تازگی قائم رہتی ہے چنانچہ نتیجتہً انہیں زیادہ لمبی زندگی ملتی ہے۔ دین حق بھی لمبے بالوں کو چھوٹے بالوں پر ترجیح دیتا ہے۔ یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ گنجا پن زیادہ تر سر کے اوپر کے حصے میں واقع ہوتا ہے اور کنپٹیوں پر اور گردن کے قریب اس کا اثر نہیں ہوتا۔ یہ بالکل قدرتی بات ہے۔ اور معقول بھی کیونکہ انسان کی کھوپڑی میں بہت اہم (Blood Vessels) بلڈ وسلز داخل ہوتے ہیں اور وہ انہی جگہوں سے داخل ہوتے ہیں۔ اور ان کو جراحت وغیرہ سے بچانا مقصود ہے جو زیادہ بالوں کی موجودگی میں ممکن ہوتا ہے۔ لیکن افسوس کہ اس زمانے میں کنپٹی پر اور گردن کے قریب چھوٹے بال رکھنے کا زیادہ رواج پڑ گیا ہے۔ اور سر کے اوپر بہت زیادہ بال رکھے جاتے ہیں۔ یہ غیر دینی بھی ہے کیونکہ جسمانی طور پر یہ بات مفید نہیں۔ اور قدرت بھی اس کے خلاف ہے۔ جہاں تک بھنوؤں کا تعلق ہے یہ بھی نہایت ضروری ہیں۔ اور آنکھوں کے لئے نہایت مفید ہیں یہ نہ صرف آنکھوں کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہیں یہ انہیں مضرت رسانی سے محفوظ بھی رکھتی ہیں۔ آپ بھنویں شیو کرکے دیکھیں تو آپ بالکل عجیب انسان نظر آئیں گے۔ ان کا سیاہ رنگ بصارت میں بھی مفید ثابت ہوتا ہے کیونکہ چمک کی تیزی کو روکتا ہے۔ قدرتی طور پر جیسی بھی بھنویں اور پلکیں ہیں ان کو ویسے ہی رکھنا زیادہ مفید ہے لیکن بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ میکس فیکٹرز بھی ایک اچھا بدل ثابت ہوسکتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے۔

یادرفتگان......... عنایت اللہ (کینیڈا)

محترم محمد بخش صاحب

والد صاحب ڈنگہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ اوائل عمر میں بھائی محمود صاحب کے ساتھ قادیان آئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ احمدیہ میں حاصل کی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو دیکھا۔ کچھ عرصہ بعد محترم سید غلام حسین شاہ صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ) دونوں کو حصار لے گئے۔ وہاں جاکر پٹوار پاس کی۔ بھائی محمود صاحب تو واپس قادیان آگئے اور والد صاحب گورنمنٹ کیٹل فارم حصار میں بطور اسسٹنٹ سٹور کیپر لگ گئے۔ 1943ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ سن بیعت 1907ء ہے۔

حصار میں ہمارا گھر ہر آنے والے کے لئے کھلا تھا۔ احمدی سرکاری اہلکار اور دیگر احباب جماعت حصار آتے تو اکثر ہمارے ہاں ہی قیام کرتے۔ والد صاحب سلسلہ کا لٹریچر، رسائل اور الفضل باقاعدگی سے منگواتے اور غیر از جماعت دوستوں کو مطالعہ کے لئے دیتے۔

محترم پیر سراج الحق نعمانی صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ) ایک دفعہ حصار آئے اور ہمارے ہاں قیام کیا۔ آپ پمفلٹ لکھتے اور دستی پریس (کھڑامٹی کی تیار کردہ) جو آپ ساتھ رکھتے تھے پر کاپیاں تیار کرکے مجھے دیا کرتے خاکسار شہر میں جاکر تقسیم کرتا۔ محترم ایم ایم احمد صاحب آئی سی ایس کی پہلی تعیناتی بھی حصار میں ہوئی۔ اپنے بہرے سے معلوم کرکے کہ یہاں احمدی ہیں والد صاحب کو اپنی قیام گاہ پر بلوایا۔ چنانچہ والد صاحب بعد میں ملاقات کے لئے گئے۔ آپ نے جماعت کے حالات دریافت کئے۔ جماعت کے پاس ایک پرانی شاہی بیت تھی جس میں جمعہ ادا کیا جاتا تھا۔ محترم ایم ایم احمد صاحب جمعہ کے لئے بیت میں تشریف لاتے۔

پارٹیشن کے بعد والد صاحب نے گوکھووال چک نمبر121 ر-ب میں رہائش اختیار کی۔ 11- مئی 1961ء کو جناح ہسپتال کراچی میں 72 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا محترم سید زین العابدین صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

احباب کرام والد صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

یہ دنیا چند روزہ ہے

افسوس کا مقام ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ کوششیں کی جاتی ہیں گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں۔ انسان کیسا غافل اور ناسمجھ ہے کہ علانیہ کیا کیا دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو ہمیشہ کے لئے قیام نہیں ہے لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی۔ اگر یہ لوگ جو بڑے کہلاتے ہیں اس طرف توجہ کرتے تو کیا اچھا ہوتا دنیا کی عجیب حالت ہو رہی ہے جو ایک دردمند دل کو گھبرا دیتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر حبیب اللہ خان

علمِ ہیئت کے بعض نئے پہلو

کلام الٰہی میں بار بار میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ آسمان و زمین کی پیدائش پر غور کرو تا کہ تمہیں پتہ لگے کہ اس کائنات کا پیدا کرنے والا ایک قادر و حکیم اور علیم و خبیر خدا ہے جس کی قدرتیں بے انتہا اور جس کی خلق ایک ناپید اکنار سمندر ہے۔ جس قدر غور و فکر کرو گے اس میں کہیں خرابی' کمزوری یا تضاد نظر نہیں آئے گا۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے کہ وہی (خدا) ہے جس نے سات آسمان درجہ بدرجہ بنائے ہیں اور تو (رحمٰن) خدا کی پیدائش میں کوئی رخنہ نہیں دیکھتا۔ اور تو اپنی آنکھ کو (ادھر اور ادھر بار بار) پھیر کر دیکھ لے کیا تجھے (خدا کی خلق میں کہیں بھی) کوئی رخنہ نظر آتا ہے۔ (ہم کہتے ہیں کہ اے انسان) پھر بار بار نظر کو چکر دے وہ آخر تیری طرف ناکام ہو کر لوٹے گی اور تھکی ہوئی ہو گی (لیکن اسے کہیں بھی کوئی رخنہ نظر نہیں آئے گا) یہ اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کا وجود کوئی من گھڑت اور فرضی قصہ نہیں۔ بلکہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ اس نے انسان کو ایک معین مقصد کے لئے پیدا کیا ہے۔ جس قدر انسان غور و فکر سے کام لے گا اسی قدر اس کے شعور میں اضافہ ہو گا اور وہ بہتر رنگ میں اپنی پیدائش کے مقصد کو پورا کر سکے گا۔ مختلف زمانوں اور ملکوں میں جو انبیاء کرام پیدا ہوتے رہے وہ انسان کی پیدائش کے روحانی پہلوؤں کو اجاگر کرتے رہے۔ مطالعہ قدرت بالخصوص علم ہیئت اس کے علمی اور عقلی پہلو کو نمایاں کرتا ہے جس سے خدا کی بے انتہا قدرتوں پر یقین کامل پیدا ہوتا ہے۔ زیر نظر مضمون میں اس کی توفیق سے علم ہیئت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

سائنس کی دنیا میں علم ہیئت کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔ علم کی یہ وہ شاخ ہے جس نے سب سے پہلے انسان کی توجہ کو اپنی طرف کھینچا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جونہی انسان شعور کے اس مقام کو پہنچا جب اسے اپنے زمینی ماحول سے دلچسپی پیدا ہوئی تو ساتھ ہی وہ تعجب سے سورج' چاند اور ستاروں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے لگا۔ یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ تاریخ کے آغاز سے بہت زمانہ قبل انسان ان مظاہرات قدرت سے خوفزدہ ضرور ہوتا تھا کیونکہ اس کا شعور بہت محدود تھا لیکن آج وہ اس کی وسعت اور اس کے حسن پر انگشت بدنداں ہے۔

جب سے تاریخ کی تدوین شروع ہوئی قدیم انسان سماوی اجسام سے بڑا متاثر ہونے لگا کیونکہ وہ اس کی روزمرہ کی زندگی میں اہم مقام حاصل کر چکے تھے۔ وہ نہ صرف بعض سیاروں کے مطالعہ سے فصلوں کو بوتا' وقت کا اندازہ کرتا اور سفروں کا اہتمام کرتا تھا بلکہ اس کی مذہبی رسومات بھی علم ہیئت سے گہرا تعلق رکھتی تھیں۔ جوں جوں وقت گذرتا گیا (صدیاں گزرتی گئیں) وہ اس علم میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لینے لگا۔ پھر وقت آگیا کہ وہ سائنسی نقطہ نگاہ سے بھی دلچسپی لینے لگا۔ جب احیاء علوم نے ایک نئی کروٹ لی تو علم ہیئت کی طرف سب سے زیادہ اس نے توجہ کی۔ کوپر نیکس' گلیلیو' کیپلر اور نیوٹن جیسے سائنسدانوں کے انکشافات نے اس علم میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ اور دوسرے علوم کی ترقی کے لئے بھی راہ ہموار کر دی۔ قوانین حرکت اور قوانین ثقل کا مطالعہ دوسرے میدانوں میں بھی بہت مفید ثابت ہوا۔

آج علم کی دوسری شاخیں بھی دلچسپی اور اہمیت کے اعتبار سے ہیئت کا مقابلہ کرتی نظر آتی ہیں لیکن پھر بھی جہاں تک انسان کے تصورات کی جولانی کا تعلق ہے یہ علم سب سے آگے ہے اس علم کی ترقی نے سائنسدانوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے استعجاب و حیرت کو بھی اس قدر ابھار دیا ہے کہ وہ سماوی اجرام کے عجائبات کو اور اس ماحول کو جس میں وہ گردش کرتے ہیں بہتر طور پر جاننا چاہتے ہیں۔ اکثر بڑے بڑے ہیئت دان یہ محسوس کرتے ہیں کہ اب وقت آگیا ہے جب زیادہ افراد کو اس میدان میں اترنا چاہئے کیونکہ خلائی پرواز میں مسلسل وسعت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔

یہ دیکھ کر کہ ماہرین ہیئت کو اپنے کام میں بہت سی مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے اس کے باوجود انہوں نے کس قدر علم کائنات کے بارے میں جمع کر لیا ہے حیرت ہوتی ہے۔ سب سے پہلی دقت اور پہلا مسئلہ فاصلہ کا ہے۔ پھر زمین کے اطراف ہوا کا جو غلاف ہے وہ مشاہدات میں رکاوٹ کا موجب ہوتا ہے۔ اس غلاف میں سے ہیئت دان مشاہدات کرنے پر مجبور ہیں۔ ان دقتوں کے باوجود ایک ہیئت دان کائنات کے بارے میں قریباً اتنا ہی تفصیلی علم رکھتا ہے جتنا کہ ماہر طبیعات ایٹم کے مرکزہ کے بارے میں رکھتا ہے یا ماہر ارضیات زمین کے بارے میں رکھتا ہے۔

ماہرین ہیئت کے لئے اس علم کو حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ریاضیات کا مطالعہ ہے۔ ہندسوں اور مخصوص علامات (Symbols) کے ذریعے وہ قدرتی اور مصنوعی سیاروں کے فاصلے بڑی صحت کے ساتھ بتلا سکتا ہے۔ اسی طرح وہ اجرام فلکی کی رفتار حرکت اور طرز گردش کے بارے میں معلومات فراہم کر سکتا ہے۔

ایک اور ذریعہ جو ریاضیاتی کی نسبت طبیعاتی زیادہ ہے اور لمبے عرصہ سے ماہرین ہیئت کے استعمال میں آرہا ہے دوربین ہے۔ یہ کائنات کے لئے ایک طرح کی کھڑکی ہے جس میں سے جھانکا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کھڑکی میں گیلیلو کے زمانہ سے جب سے کہ اس نے سکہ کے پائپ میں پہلی دوربین بنائی بہت سے تبدیلیاں واقع ہو چکی ہیں۔ ابتدائی دوربین تو ہاتھ میں پکڑی جاتی تھی لیکن آج کی دوربینیں بہت بھاری ہوتی ہیں جن کو میکانی طریقے سے حرکت دی جاتی ہے اور ان کے لئے الگ عمارت (رصد گاہ) تعمیر کرنی پڑتی ہے۔ ایسی دوربینوں میں سے ایک وہ ہے جو کیلی فورنیا میں ماؤنٹ پلومر کی چوٹی پر لگی ہوئی ہے۔ اس کے عدسہ کا قطر 200 انچ ہے۔ اسے 1948ء میں تیار کیا گیا تھا۔ اس کے ذریعہ ہیئت دان دو بلین نوری سال کے فاصلہ پر جو اجسام ہوں ان کو بھی "دیکھ" سکتے ہیں۔ ایک نوری سال وہ فاصلہ ہے جو روشنی ایک سال میں 186000 میل فی ثانیہ کی رفتار سے طے کرتی ہے۔ زمینی اندازوں کے مطابق یہ فاصلہ دو بلین بلین میل (یعنی دو کے بعد 21 صفر لگانے سے ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ اگر اس دوربین کو ہاتھ میں سنبھالا جا سکتا تو اس کے ذریعہ ایک جلتی ہوئی موم بتی کو دس ہزار میل کے فاصلہ سے دیکھا جا سکتا۔

پالومر کی یہ دوربین زیادہ تر کائنات کے بہت دور کے خطوں کا مطالعہ کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ یہ ایک 7 منزلہ عمارت پر نصب ہے۔ ہیئت دان اس کی عمارت پر چڑھ کر مشاہدات کرتا ہے۔ پھر عجیب بات یہ ہے کہ مشاہدہ کے وقت اس کا رخ آسمان کی طرف ہونے کی بجائے الٹ سمت میں ہوتا ہے۔ اس دوربین کے ساتھ ایک بہت بڑا آئینہ لگا ہے جس میں سے آسمان اور اس کے اجرام منعکس ہو کر دیکھے جاتے ہیں۔ اس دوربین کا مقصد صرف اس قدر نہیں ہے کہ وہ اشیاء کو بڑا کر کے دکھائے بلکہ یہ بھی ہے کہ وہ ستاروں کی روشنی کو ممکنہ حد تک جمع کرے تا کہ اس روشنی کے تجزیہ سے ستاروں کی ساخت' ان کے فاصلوں' ان کے درجہ حرارت اور رفتار کے بارے میں علم ہو سکے۔ یہ دوربین ایک فولادی ڈھانچے کے اندر نصب ہے جس کو ایک حد تک اوپر نیچے اور دائرہ کی شکل میں 360 درجے (مکمل گردش) گھمایا جا سکتا ہے اور مطلوبہ زاویہ پر بھی قائم رکھا جا سکتا ہے۔ اس کو ہیلی دوربین (Hale) کا نام دیا گیا ہے۔

یہ صرف ایک دوربین ہی نہیں بلکہ ایک بہت بڑا کیمرہ بھی ہے جس کے ذریعہ تصاویر لی جا سکتیں اور ان کا مطالعہ لیبارٹری میں لے جا کر تفصیل سے کیا جا سکتا ہے۔ ننگی آنکھ سے دیکھنے کی بجائے تصاویر کشی (عکاسی) کی تکنیک زیادہ مفید ہے۔ جس قدر زیادہ دیر تک کیمرہ کو (Expose) کیا جائے یعنی اس پر روشنی پڑنے دی جائے اسی قدر نقش زیادہ واضح ہوتا ہے اور تصویر کے ذریعہ ریکارڈ بھی رکھا جا سکتا ہے تا کہ ہیئت دان جہاں چاہے اور جب چاہے اس کا مطالعہ کر سکے علاوہ ازیں ستاروں یا سیاروں کی حرکت ان کے فاصلوں اور ان کے مقامات کا ایک نقشہ (Chart) بھی تیار کر سکتا ہے۔ جو تصاویر ان کیمروں سے لی جاتی ہیں وہ انسانی آنکھ سے دیکھی ہوئی شبیہ سے قریباً 3 کروڑ گنا زیادہ واضح اور روشن ہوتی ہیں۔

اگرچہ دوربین ہیئت دانوں کے آلات میں سے نہایت مفید آلہ ہے لیکن اب ایک اور بصری آلہ (Optical Device) تیار کیا گیا ہے جس کو سپیکٹرو سکوپ (Spectroscope) کہتے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ بہت سادہ آلہ ہے۔ اس میں روشنی کی ایک شعاع باریک سوراخ میں سے اندر داخل ہوتی ہے پھر وہ شیشے کے ایک تکونی منشور میں سے گزرتی ہے جو اس روشنی کو پھاڑ کر قوس قزح (rainbow) کی ایک طیف بنا دیتی ہے جسے ایک پردہ پر پھینکا جا سکتا ہے یا ایک فوٹو گرافک فلم پر ریکارڈ کیا جا سکتا ہے۔ جب روشنی ایک عام جلتے ہوئے لیمپ (Incondescent Lamp) یا جلتے ہوئے ٹھوس یا مائع سے نکل رہی ہو اور اس کو سپیکٹرو سکوپ میں سے گزارا جائے تو اس سے پٹی دار مسلسل طیف حاصل ہوتا ہے جو سرخ سے شروع ہو کر بنفشی تک (Vibgyor) کے مطابق جاتا ہے لیکن جب روشنی کسی جلتی ہوئی گیس سے خارج ہوتی ہے اور اسے سپیکٹرو سکوپ میں سے گزارا جاتا ہے تو اس کے طیف میں بجائے رنگین پٹیوں کے بعض باریک چمکدار لکیریں پیدا ہوتی ہیں اور ان لکیروں کے درمیان تاریک حصے بھی ہوتے ہیں۔ دنیا میں جو عناصر پائے جاتے ہیں ان میں سے ہر ایک کا طیف ایک خاص قسم کا اور الگ الگ ہوتا ہے۔ سپیکٹرو سکوپ میں پیدا ہونے والے طیف کے معائنہ اور مقابلہ سے ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ کس عنصر سے یہ روشنی نکل رہی ہے۔ کرتے یہ ہیں کہ حاصل شدہ طیف کی ایک ایک لکیر کا کسی مخصوص عنصر کی روشنی سے مقابلہ کرتے ہیں تو پتہ لگ جاتا ہے کہ کون کون سے عناصر روشنی کے منبع میں موجود ہیں۔ شمسی طیف کی لکیروں کے معائنہ سے جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے یہ معلوم ہوا کہ سورج میں 90 فیصد ہائیڈروجن' 8 فیصد ہیلیم (HE) اور 2 فیصد باقی عناصر موجود ہوتے ہیں۔ سپیکٹرو سکوپی میں اب بہت ترقی ہو چکی ہے اور وہ اپنی ذات میں ایک خصوصی علم بن گیا ہے جس سے ماہرین کیمیا' ماہرین طبیعیات اور ماہرین ریاضیات سب ہی استفادہ کرنے لگے ہیں۔

زمین پر بیرونی خلا میں سے آنے والے کئی قسم کے ذرات اور اجسام کی مسلسل یورش ہو رہی ہے۔ مثال کے طور پر شہاب ثاقب اور کائناتی شعاعوں کی ذرات آتے رہتے ہیں۔ ان اجسام اور ذرات کا بھی بڑی توجہ سے مطالعہ کیا جاتا ہے کیونکہ ان سے ہیئت دانوں کو بڑی قیمتی معلومات

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

فرانس میں 22 روزہ ہڑتال ختم

فرانس کی حالیہ تاریخ میں طویل ترین ملک گیر ہڑتال 22 روز تک جاری رہنے کے بعد ریلوے ورکروں کے اس اعلان کے بعد ختم ہو گئی کہ وہ حکومت کی طرف سے اپنے سماجی اور اصلاح کے فلاحی منصوبوں میں رعایتیں دینے کے فیصلے کو قبول کرتے ہیں۔ ریلوے ورکروں کی تنظیم نے اس ہڑتال کو معطل کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ تاہم سردست ان دیگر اقدامات کی وضاحت نہیں کی گئی جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ہڑتالی کارکن تیار ہیں۔ اس بحران کے ختم ہونے کے ساتھ ہی ریلوے نظام کے سربراہ نے بھی اپنا استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔

فرانس میں ریلوے اور ٹرانسپورٹ کے نظام کی ہڑتال کی وجہ سے پرائیویٹ ٹریفک کا سڑکوں پر شدید اژدحام ہو چکا تھا۔ ہر جگہ پر ٹریفک جام کے نظارے تھے۔ فرانس کے کارکنوں نے وزیراعظم ایلین جوپے کی طرف سے سوشل سیکیورٹی اور سوشل ویلفیئر کے نظام میں بعض اصلاحات کو کٹوتی قرار دے کر ان کے خلاف ہڑتال کی تھی۔ ہڑتالی کارکنوں کو عوام کی حمایت بھی حاصل تھی۔ حالانکہ عوام کی بڑی تعداد کو اس سے سخت مشکلات درپیش تھیں۔ ہڑتالیوں نے اصرار کر کے براہ راست وزیراعظم سے مذاکرات کئے۔ صدر جیکوئس شیراک جو حال ہی میں صدر بنے ہیں اور جن کے عہدہ کی میعاد سات سال ہے۔ یعنی انہیں فوری طور پر مقبولیت برقرار رکھنے کا کوئی مسئلہ درپیش نہیں تھا وہ بھی اڑے رہے۔ مشکل تھی تو وزیراعظم کے لئے تھی۔ جن کو ان کے عہدے سے کسی بھی وقت ہٹایا جا سکتا تھا۔

شام اسرائیل تنازعہ

اسرائیل کے نئے وزیراعظم شمعون پیریز نے امریکہ میں صدر کلنٹن سے کئی معاملات پر گفتگو کی ہے۔ ان سب معاملات میں سرفہرست شام سے تعلقات تھے۔ اسرائیل اگرچہ جولان پہاڑیوں سے اپنا تسلط ختم کرنے کے لئے تیار ہے اور اس نے کہا ہے کہ وہ اپنی فوجیں واپس بلا لے گا لیکن اس کا مطالبہ یہ ہے کہ شام پہلے امن معاہدہ پر دستخط کرے۔ کیونکہ وہاں آبادیاں بھی قائم کی جا چکی ہیں۔ اس لئے شام کا مطالبہ ہے کہ پہلے اس علاقہ کو خالی کیا جائے اور اس کے بعد امن کے معاہدے پر دستخط کئے جا سکیں گے۔ کلنٹن اور شمعون پیریز کی گفت و شنید میں یہ معاملہ خاصا اہم تھا۔ کلنٹن نے بھی اس بات پر زور دیا ہے کہ شام اور اسرائیل کو افہام تفہیم سے کام لینا چاہئے اور اس علاقے کو گفت و شنید کے ساتھ خالی کرا کے امن کا معاہدہ ہو جانا چاہئے۔ انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ یہ امن کا معاہدہ صرف اسرائیل اور شام کے درمیان امن کی فضا نہیں پیدا کرے گا بلکہ اس کے وسیع تر نتائج سامنے آئیں گے۔ اگرچہ شمعون پیریز نے پوری گفتگو سے تو صحافیوں کو آگاہ نہیں کیا لیکن اتنی بات تشویش ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ جلد از جلد اس کا فیصلہ ہو جائے۔

○○○

ترکی - کرد

ترکی میں کردوں کا کافی دیر سے جھگڑا چل رہا ہے کرد ترکی میں بھی ہیں ایران میں بھی ہیں اور عراق میں بھی ہیں۔ اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ سب مل کر ایک ریاست بنا سکیں۔ لیکن ان کے مختلف مخالف سمتوں میں پھیلے ہوئے ہونے کی وجہ سے یہ بات ممکن نظر نہیں آتی۔ کردوں نے ترکی کی حکومت سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ جنگ بندی کریں۔ لیکن ترک حکومت نے اس اپیل کو نامنظور کر دیا ہے۔

○○○

ترقی یافتہ ممالک میں تعلیم کا معیار

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ جو ترقی یافتہ ممالک ہیں۔ وہاں ہر شخص اچھا لکھا پڑھا ہے اور امید بھی یہی کی جاتی ہے کہ ان کی ترقی کا ایک پہلو یہ ہو گا کہ سب لکھے پڑھے ہوں۔ لیکن حال ہی میں ایک تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ کئی ممالک ایسے ہیں جو بظاہر بہت ترقی یافتہ ہیں لیکن ان میں بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں کے لوگ صرف لکھنا پڑھنا جانتے ہیں یعنی خواندہ ہونے کے لئے کم سے کم جس بات کی ضرورت ہے صرف وہی ان کے پاس موجود ہے۔ اور جن ممالک کو اس بات کا اندازہ ہو گیا ہے وہ پریشان ہیں اس لئے کہ ان کا خیال تو یہ تھا کہ ان کے سب لوگ اچھے لکھے پڑھے ہیں لیکن بات اس کے برعکس نکلی اور اب دیکھا گیا ہے کہ ان کے ملکوں میں بعض ایسے علاقے بھی ہیں جہاں بہت کم لکھے پڑھے لوگ موجود ہیں۔ ان ممالک میں امریکہ کینیڈا۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ پولینڈ۔ سویڈن اور سوئٹزرلینڈ شامل ہیں۔

○○○

پاک بحریہ کا جدید ترین ہسپتال

پاکستان نے اپنے پرانے جہازوں کو بدلنے کے لئے چینی جہازوں کی منظوری دے دی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چینی جہاز جو پاکستان کو فروخت کئے جا رہے ہیں۔ انتہائی سستے ہیں اسی لئے پاکستان نے انہیں خریدنے کی حامی بھری ہے۔ اور یہ بھی بتایا کوئی مالی بوجھ نہیں پڑے گا۔ یہ باتیں بحریہ کے چیف ایڈمرل منصور الحق نے اخبار نویسوں کو اس وقت بتائیں جب انہوں نے نہایت جدید ایمرجنسی کے ڈیپارٹمنٹ کا شفاء ہسپتال میں افتتاح کیا۔ یہ شعبہ جو ایمرجنسی کا شفاء ہسپتال میں کھولا گیا ہے پوری طرح لیس ہے اور ہر قسم کی سرجری اور دیگر طبی سہولیات اسے فراہم کی گئی ہیں۔

جہاں تک چین سے جہاز خریدنے کے معاملے کا تعلق ہے ایڈمرل منصوالحق نے بتایا کہ اس وقت ترجیحات پیش نظر ہیں اور گفت و شنید جاری ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ ہم پوری طرح پر امید ہیں۔ پرانے جہازوں کی تبدیلی کے متعلق بھی آپ نے بتایا کہ اس وقت کی ہماری ضروریات کو وہ موجودہ صورت میں پوری نہیں کر سکتے۔ یہ شعبہ جو شفاء ہسپتال میں کھولا گیا ہے اس پر چار کروڑ روپے سے زیادہ لاگت آئی ہے اور یہاں دور جدید کی تمام سہولیات میسر ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آغا خان ہسپتال کے مقابلے میں یہ ہسپتال طبی لحاظ سے بہتر ہو گا۔

○○○

ہندوپاک تجارت

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تجارت کی توسیع کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ضروری تحقیق کی جا رہی ہے کہ کون کون سی اشیاء کو اس تجارت میں شامل کیا جائے۔ اگرچہ اس بات کے آغاز کے لئے کچھ وقت تو لگے گا لیکن دونوں ممالک کا اس بات پر اتفاق کر لینا کہ تجارت میں توسیع ہونی چاہئے ایک خوش آئند بات ہے۔ اگرچہ کئی مسائل ایسے ہیں جن کی وجہ سے یہ دو ہمسایہ ملک آپس میں پوری طرح دوستی نہیں کر سکتے۔ اور وہ مسائل اپنی اپنی جگہ پر قائم رہیں گے۔ لیکن بعض حلقوں کا خیال ہے کہ تجارت اور تجارت میں توسیع دونوں ملکوں کے لئے خاصی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اگرچہ اس خیال کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ سیاسی تعلقات کے سلسلے میں یہ تجارت مہنگی پڑے گی۔ لیکن یہ خیال ایک بہت محدود حلقے کی طرف سے پیش ہوا ہے۔ عوام الناس تو یہی چاہتے ہیں کہ مسائل حل ہونے میں تو بے شک وقت لگے لیکن دونوں ممالک کے باشندوں کو آپس کے تعلقات بڑھانے چاہئیں۔ اور اس طرح دونوں کو ایک دوسرے کے قریب آنا چاہئے۔ اسی لئے دونوں ممالک کی غیر سرکاری کانفرنسیں بھی ہو رہی ہیں۔ جس میں ادیب دانش ور صحافی وکلا اور دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ ایسی پہلی کانفرنس پہلے ہندوستان میں ہوئی تھی اور حال ہی میں دوسری کانفرنس پاکستان میں ہوئی ہے۔ کانفرنس پر جو ڈیکلریشن جاری کئے جاتے ہیں ان میں خاص طور پر دونوں حکومتوں کو اس بات کی مانگ کی جاتی ہے کہ دونوں ملکوں کے باشندوں کو ایک دوسرے سے زیادہ ملنے اور مل بیٹھنے کے مواقع ملنے چاہئیں۔

○○○

رمزی یوسف کا ساتھی گرفتار

ایک شخص جس کا نام ولی خاں امین شاہ ہے اور جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ افغانستان کا باشندہ ہے اسے ملائیشیا میں اس شبہ میں حراست میں لیا گیا ہے کہ اس نے امریکی ہوائی جہازوں کو ہوا میں تباہ کرنے کے منصوبے میں شمولیت کی۔ اس شخص کو امریکہ پہنچا دیا گیا ہے اور اس پر یہ جرم عائد کر دیا گیا ہے کہ وہ امریکی جہازوں کو تباہ کرنے کے منصوبے میں شامل ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ رمزی یوسف کا ساتھی ہے جس پر یہ الزام ہے کہ اس نے چھبیس فروری 1993ء کو عالمی تجارتی مرکز امریکہ میں زبردست دھماکہ کیا تھا۔ یہ چوتھا آدمی ہے جسے اس سلسلے میں حراست میں لیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان سب ملزمین کا سرغنہ ایک نابینا مذہبی رہنما ہے۔ جہاں تک ان کے مقدمے کا تعلق ہے اگلے سال کے آغاز میں ان پر باقاعدہ مقدمہ چلایا جائے گا۔

بوسنیا امن معاہدہ پر باضابطہ دستخط

سابق یوگوسلاویہ کے لیڈروں نے جمعرات 14 دسمبر 1995ء کو پیرس میں اس معاہدہ پر رسمی طور پر دستخط کر دیئے جس کے تحت دوسری جنگ عظیم کے بعد سب سے زیادہ تباہ کن جنگ ختم کرنے کا رسمی اعلان کر دیا گیا ہے۔ بڑی طاقتوں کے لیڈروں نے تباہ حال ملک کو فنڈز' فوجیں اور ہر قسم کی حمایت دینے کا یقین دلایا ہے۔ تاکہ ایک مستقل اور پائیدار امن کے حصول کی طویل شاہراہ پر اپنا سفر جاری رکھا جا سکے۔

سربیا کے صدر سلوبوڈان میلو سے وک' کروشین صدر فرانجو تجمان' اور بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ نے ایک شاندار تقریب میں اس معاہدہ پر دستخط کئے۔ اس تقریب کے میزبان فرانس کے صدر مسٹر جیکوئس شیراک تھے۔

سابق یوگوسلاویہ کے علاقے کے ان تینوں صدروں نے جذبات سے عاری چہروں کے ساتھ ایک دوسرے سے ہاتھ ملائے اور وہ اپنے میزبانوں کے ساتھ بھی چہروں پر کوئی مسکراہٹ لائے بغیر کھڑے رہے۔ یہ اس جنگ کے اختتام کا اعلان تھا جس نے چار سال میں دو لاکھ انسانوں کی جانوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی قربانی لی۔

سابق یوگوسلاویہ کے ان تینوں صدروں کے دستخطوں کے بعد امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن، فرانس کے صدر مسٹر جیکوئس شیراک، جرمن چانسلر مسٹر ہلمٹ کوہل، روسی وزیراعظم مسٹر وکٹر چرنومردین اور برطانوی وزیراعظم جان میجر نے بعد ازاں اس معاہدے پر مشترکہ سرپرستوں کے طور پر دستخط کئے۔ اس معاہدے کے تحت اگلے ہفتے سے نیٹو کی 60 ہزار افواج اس علاقے میں داخل ہو جائیں گی تاکہ جنگ کے فریقوں کو ایک دوسرے سے دور رکھا جاسکے۔

امریکی صدر مسٹر بل کلنٹن نے اس موقعہ پر سربیا کروشیا اور بوسنیا کے صدروں سے کہا کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور اس پر عمل کریں۔ انہوں نے کہا کہ ماضی کو مٹایا تو نہیں جا سکتا لیکن آپ یہ تو کر سکتے ہیں کہ ایک نئے مستقبل کی تعمیر نو کریں۔ اب اپنے بچوں کو زمین پر نہ گرنے دیں۔

بوسنیا کے صدر مسٹر علی جاہ عزت بیگووچ کا تبصرہ اس موقع پر یہ تھا کہ میری کیفیت یہ ہے کہ میں ایک کڑوی مگر فائدہ مند دوا پی رہا ہوں۔ لیکن میں آپ کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے بڑے خلوص سے اس پر دستخط کئے ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

حاصل ہوتی ہیں۔ سپیکٹروسکوپ کے علاوہ ایک آلہ بنالیا گیا ہے جسے ریڈیائی دوربین کہہ سکتے ہیں۔ ہوا یوں کہ بحراوقیانوس کے پار جو ٹیلیفون پر پیغامات ارسال کئے جاتے تھے ان میں کچھ آوازیں خلل انداز ہوتی تھیں۔ بیل ٹیلیفون کمپنی نے اس کی تحقیقات کرانی شروع کی اور کارل جینسکی (Karl Jansky) نامی ایک انجینئر کو اس کام پر مامور کیا جس نے نیوجرسی میں ایک تحقیقاتی مرکز قائم کیا تو معلوم ہوا کہ جو "سی سی" کی طرح کی آوازیں مسلسل پیغامات کی ترسیل میں حارج ہوتی ہیں وہ بہت دور کہکشاؤں میں سے آرہی ہیں۔ بعض سگنل سورج سے بھی آرہے ہیں جو کافی طاقتور ہیں۔ ہماری کہکشاں میں بھی جو خالی مقامات معلوم ہوتے ہیں وہاں سے بھی ریڈیائی لہریں آرہی ہیں وہ ریڈیائی لہریں جو خلا کی تاریکیوں سے آرہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بظاہر جو جگہ تاروں کے درمیان خالی نظر آتی ہے وہ بھی بالکل خالی نہیں ہے ان میں بھی مادے کے ذرے بالخصوص ہائیڈروجن کے ایٹم موجود ہیں اور جب یہ کسی نہ کسی سبب سے (Excite) ہو جاتے ہیں اور ان میں ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی ہے تو ان سے خلائی لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ مزید تحقیق پر معلوم ہوا کہ بعض آوازیں کسی ایسے ستارے سے آرہی ہیں جو بوجہ دوری نظر نہیں آتا اور اس مقام پر تاریکی چھائی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ان ستاروں کو "ریڈیائی ستارے" کا نام دیا گیا۔ اس قسم کے کئی ریڈیائی ستارے ہماری کہکشاں میں بھی ہیں اور بعض اس سے باہر اتنی دور ہیں کہ ان کے سگنلوں کا سفر اب سے (بلینوں) لاکھوں کروڑوں سال قبل شروع ہوا تھا۔ ان معلومات اور دریافتوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ خدا کی تخلیق میں کس قدر وسعت ہے۔ انسانی عقل اس کے مکمل مطالعہ سے عاجز ہے۔ یہ بھی پتہ لگا ہے کہ بعض ستاروں میں پھٹنے کا عمل بھی ہوتا ہے۔ ان کو پھٹنے والے ستارے (Exploding Stars) کہتے ہیں۔ ان کے پھٹنے سے بھی آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس قسم کی آوازوں میں سب سے زیادہ طاقتور کریب نیبولا (Crab Nebula) سے آتی ہیں جو ایک پھٹنے والے ستارہ کا بقیہ ہے یہ ستارہ 1054ء میں پھٹا اور اس کی اطلاع چینی ہیئت دانوں نے دی تھی۔

یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ بعض فلائی سگنلوں کا طول موج (Wave length) ایسا ہے جو ہائیڈروجن کے ایٹموں سے مخصوص ہے اس لئے ہیئت دانوں کا خیال ہے کہ مادے کے یہ ذرات خلا میں ریڈیائی لہریں پیدا کرتے ہیں اور یہ خلائی لہریں زمین تک یکساں کیفیت سے نہیں پہنچتیں بلکہ ان کا انحصار اپنی اپنی تعدد (frequency) پر ہوتا ہے۔ شاید یہ بات عام قاری کو محسوس ہو کہ علم ہیئت کے بعض پہلو بڑے خشک سے ہیں اور ان میں کسی کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے لیکن اس کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہائیڈروجن کی گداخت (fusion) سے جو توانائی تھرمو نیوکلیئر پاور کی شکل میں (Thermo-nuclear Power) پیدا کی جاسکتی ہے اس سے بہت فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

ہیئت دانوں کو یہ بھی امید ہے کہ ریڈیائی دوربینوں وغیرہ آلات سے یہ پتہ لگایا جاسکتا ہے کہ آیا دوسری دنیاؤں میں زندگی موجود ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو ان سے رابطے قائم کرنے کی کامیاب کوششیں کی جاسکتی ہیں۔

بقیہ صفحہ 1

بیماروں کی روحیں اور بیماریاں نظر آنے پر تم کو کوڑھیوں سے بھی زیادہ ان سے گھن آتی اور ہمدردی پیدا ہوتی۔ اگر تمہارے روحانی ناک ہوتے۔ تو جس طرح ظاہری ناک کی وجہ سے بڑی بڑی گھناؤنی اور بدبودار چیزوں سے بدبو محسوس کرکے تمہیں کراہت ہوتی ہے اور ہمدردی پیدا ہوتی ہے اسی طرح تمہاری روحانی ناک تم کو بتادیتی کہ فلاں شخص میں بدبو ہے پس تم کو اس سے ہمدردی سے جو جسمانی مریضوں سے ہوتی ہے کئی درجہ زیادہ ان لوگوں سے ہمدردی ہونی چاہئے جو صداقت سے محروم ہیں۔

(از خطبہ 16- مئی 1924ء)

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

نوید احمد ابن محمد ادریس
کراچی

محمد عبد اللہ ابن محمد اسد
اللہ چانڈیو قمر آباد سندھ

محمد رضاء اللہ ابن محمد
اسد اللہ چانڈیو قمر آباد

محمد ضیاء اللہ ابن محمد اسد
اللہ چانڈیو قمر آباد سندھ

ملیحہ اسد بنت محمد اسد اللہ
چانڈیو قمر آباد سندھ

رضوان الٰہی ابن عمران
اطہر کراچی

غضنفر احمد ابن محمد اسد
اللہ چانڈیو قمر آباد سندھ

محسن احمد خان ابن
طاہر احمد خان کراچی

جری اللہ ابن ڈاکٹر
عطاء الرحمان کینیا

لقمان احمد ابن
نصیر احمد کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم ازکم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ بری فوج کے چیف آف جنرل سٹاف لیفٹیننٹ جنرل جہانگیر کرامت کو پاکستان کی بری افواج کا نیا سربراہ مقرر کر دیا گیا ہے وہ 12- جنوری 1996ء کو موجودہ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید کی ریٹائرمنٹ کے بعد ان سے چارج لیں گے۔ نامزد چیف آف آرمی سٹاف کو فوری طور پر جنرل کے عہدے پر ترقی دے دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ ایوان صدر میں ہونے والے اس اہم اجلاس میں کیا گیا جس میں صدر وزیراعظم اور جنرل عبدالوحید خان شریک ہوئے۔ صدر نے جہانگیر کرامت کے حق میں فیصلہ دیا۔ وزیراعظم اور جنرل عبدالوحید خان نے تائید کی۔ جنرل وحید نے ملک و قوم کی جو اہم خدمات انجام دی ہیں ان پر صدر اور وزیراعظم نے ان کو خراج تحسین ادا کیا۔

○ صدر مملکت اور وزیراعظم نے جنرل عبدالوحید خان کو ان کی مدت ملازمت میں ایک سال توسیع کی پیشکش کی تھی اور خیال کیا جارہا تھا کہ چیف آف آرمی سٹاف اس پیشکش کو قبول کر لیں گے۔ ایک دن قبل بی بی سی نے اس رائے کا اظہار کیا تھا۔ لیکن جنرل عبدالوحید خان نے اضافہ لینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر مدت ملازمت میں اضافہ کرنا مطلوب ہے تو اس کا اطلاق آئندہ چیف آف آرمی سٹاف کی مدت ملازمت سے ہونا چاہئے۔

○ وزیر بجلی و پانی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ قوم مایوس نہ ہو کالا باغ ڈیم ضرور بنائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ملک میں 26- دسمبر سے لوڈ شیڈنگ شروع ہو گی جو تین ہفتے جاری رہے گی۔ رمضان المبارک میں لوڈ شیڈنگ نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ دو سال میں ملک سے لوڈ شیڈنگ کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ کراچی میں لوڈ شیڈنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے گریڈ 15 تک کی خالی آسامیاں پندرہ روز تک پر کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی محکمہ کے پاس بھرتی پر پابندی کا آرڈر آئے تو اسے پھاڑ دیا جائے۔ کوئی اعلیٰ افسر پوچھے گا۔ تو میں اسے دیکھ لوں گا کہ وہ کیسے آرڈر جاری کرتا ہے۔ وزیراعلیٰ نے سابق دور میں ہونے والی تمام خلاف ضابطہ تقرریاں منسوخ کرنے اور ذمہ دار افسروں کے خلاف سخت کارروائی کی ہدایت جاری کر دی ہے۔ اجلاسوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سرکاری اراضی واپس لینے کے لئے ڈپٹی کمشنر بڑی سے بڑی شخصیت کی پرواہ نہ کریں۔ میں نے ناجائز قبضہ دیکھ لیا تو اس ڈپٹی کمشنر کا حشر زمانہ دیکھے گا۔

○ کراچی میں تشدد کے واقعات میں تین افراد ہلاک ہوگئے دو لاشیں بوریوں میں بند ملیں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے ہائیڈل پالیسی میں صوبے رکاوٹ ہیں۔ کالا باغ کا نام لئے بغیر انہوں نے کہا کہ دریائے سندھ پر بڑے ڈیم بننے چاہئیں۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں میں ہائیڈل پالیسی کا مسئلہ طے ہونا چاہئے۔ ترقی یافتہ ممالک بڑے ڈیموں کے مخالف ہیں لیکن ہم دریائے سندھ کو چھوٹا نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ تصادم اسلام اور عیسائیت میں نہیں بلکہ امیروں اور غریبوں کے درمیان ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ یقین ہے کہ بھارت ایٹمی دھماکے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ پاکستان انتظار کرے گا اور دیکھے گا۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے اپنی مجلس شوریٰ کو 50 قومی اور 100 صوبائی نشستوں کا ہدف دے دیا ہے۔ ملی یکجہتی کونسل کو انتخابی طاقت بنانے کی کوششیں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ جماعت اسلامی اب اپنے آئندہ لائحہ عمل پر غور کرے گی۔ جماعت اسلامی اب ایسی حکمت عملی بھی نہیں چاہتی جس سے پیپلز پارٹی کو فائدہ پہنچانے کا تاثر ملے۔ مسلم لیگ سے اتحاد کا بھی امکان نظر نہیں آرہا ہے۔

○ بنگلہ دیش کی سیاسی جماعتیں اور تاجر' بھارتی تجارتی غلبے کے خلاف متحد ہو گئے ہیں انہوں نے پاکستان کو مدد کا پیغام بھجوایا ہے۔ انتخابی منشوروں میں اس بارے میں بھرپور مہم چلائی جائے گی۔ بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی' جاتیہ پارٹی' جماعت اسلامی اور مسلم لیگ نے جلسوں میں بنگلہ دیش کو بھارت کی یرغمالی تجارتی منڈی بنانے اور بھارت کے ساتھ تجارتی معاہدے کے خلاف سخت تنقیدی تقاریر شروع کر دی ہیں۔ پاکستانی تاجروں کو بلا کر صورت حال بتائی جارہی ہے۔ تجارتی عدم توازن ہزار گنا سے بھی زیادہ بڑھ چکا ہے۔ تاجر تنظیموں نے پاکستان کو جو یادداشت روانہ کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ پاکستانی بھائی ہمیں بھارت کے ہاتھوں یرغمال بننے سے بچائیں۔ پاکستان بنگلہ دیش تجارت میں ریکارڈ اضافہ ہونے کا امکان ہے۔

○ مسٹر نواز شریف کے خلاف صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے ہتک عزت کا جو دعویٰ دائر کیا ہے اس کی سماعت کے لئے لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے مسٹر جسٹس میاں اللہ نواز پر مشتمل یک رکنی بنچ تشکیل دیا ہے۔ صدر نے مسٹر نواز شریف کے خلاف چار ارب روپے ہرجانہ دلائے جانے کا دعویٰ کیا ہے۔

○ روس کے انتخابات میں کمیونسٹ پارٹی نے واضح برتری حاصل کر لی ہے۔ نصف ووٹوں کی گنتی مکمل ہونے تک کمیونسٹ پارٹی نے 22 فیصد ووٹ حاصل کئے تھے۔ لبرل پارٹی نے 11 فیصد اور روسی وزیراعظم چرنومردین کی پارٹی نے ساڑھے نو فیصد ووٹ حاصل کئے۔ روس میں سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد یہ دوسرے انتخابات ہیں یہ انتخابات متناسب نمائندگی کی بنیاد پر ہوئے ہیں۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب نے اپنے 20 وزیروں اور مشیروں کو شوکاز نوٹس جاری کر دیئے ہیں کہ وہ اسمبلی کے اجلاس میں کیوں حاضر نہیں ہوئے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت ان اجلاسوں پر لاکھوں روپے خرچ کرتی ہے۔ حکومت اور اپوزیشن دونوں کو چاہئے کہ وہ قانون سازی میں بھرپور حصہ لیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے اپنے کارکنوں کو کہا ہے کہ وہ متحد ہو کر کام کریں۔ انہوں نے جدہ میں سعودی مسلم لیگ کے دھڑوں میں اختلافات دور کرانے کی کوششیں کیں۔

○ افریقی مملکت گنی میں منعقدہ اسلامی ملکوں کے وزرائے خارجہ کی منظور کردہ قرارداد میں جموں کشمیر کو متنازعہ علاقہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ علاقہ غیر ملک کے زیر قبضہ ہے اور مقبوضہ جموں و کشمیر میں سیاسی عمل کے نام پر جو اقدامات کئے جارہے ہیں وہ فراڈ ہیں۔ قرارداد میں مقبوضہ کشمیر کی صورت حال کا براہ راست جائزہ لینے کے لئے وہاں اسلامی کانفرنس کا خصوصی وفد بھیجنے کی تجویز پیش کی ہے۔

○ ایم کیو ایم نے مذاکرات خارج از امکان قرار دے دیئے ہیں۔ ایم کیو ایم کے ترجمان مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ موجودہ حالات میں گفت و شنید کا ڈھونگ رچانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

○ بھارتی ترجمان نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن کی انتظامیہ نے امریکی صحافیوں کو بھارتی ایٹمی دھماکہ کی تیاریوں کے بارے میں معلومات مہیا کی ہیں۔ صدر کی انتظامیہ کا یہ اقدام غیر معمولی اور غیر ذمہ دارانہ ہے۔ بھارتی ایٹمی توانائی کمیشن کے سربراہ نے معاملہ پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

○ وزیراعظم نے 25- دسمبر کو مزار قائداعظم پر جلسہ نہ کرنے کی تجویز مسترد کر دی ہے انہوں نے کہا ہے کہ حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں میں مزار قائد پر جلسہ ضرور کروں گی۔ وزیراعظم نے انتظامات کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: 643

اسلام آباد۔ لاہور۔ کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈرائج پلازا۔ ایف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون دفتر: 051-291578
051-291579

• بہترین میٹریل • شاندار رزلٹ • بعد از فروخت سروس • بیرون ربوہ کیلئے خصوصی رعائیت
ہماری ترجیحات میں شامل ہیں
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
اقصیٰ روڈ بوٹا مارکیٹ ربوہ
فون: EX: 211806

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زد جام عشق	۶۰ گولی	۸۰۰/-
نواب شاہی	۶۰ گولی	۱۰۰۰/-
سونے چاندی کی گولیاں	۳۰ گولی	۲۰۰/-
شباب آور موتی	۳۰ گولی	۸۰/-
حب نشاط	۲۰ گولی	۴۰/-

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ۔ گول بازار۔ ربوہ
فون نمبر۔ 212434 (04524)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا
بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
۱۵ ایکیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212379
558